S_1996_6_427_433

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 6 ایس سی آر

میسرز کلیانجی وٹھلداس اینڈ سنز

بنام۔

اسٹیٹ آف ایم۔پی اور دیگران

17 ستمبر 1996

کے۔رامسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

کچھ علاقے میں تینڈو پتوں کی خریداری کے لیے حکومت کے ساتھ 3 سال کے لیے معاہدہ-ان شرائط میں سے ایک یہ تھی کہ لیز ہر سال قابل تجدید تھی۔اپیل کنندہ سال کے اختتام سے پہلے 15 دن کے اندر تجدید کا انتخاب کرے-جاری ہونے کے 15 دن کے اندر پتے کی تجدید کی جائے اور محکمہ کے ذریعے قبول کیا جائے-اپیل کنندہ کی تجدید کی پیشکش کو حکومت نے قبول کر لیا اور مراسلہ بھیجا گیا-اپیل کنندہ نے مراسلہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور پیشکش سے دستبرداری کا ٹیلیگرام بھیجا-تجدید دستاویز پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اور تجدید دستاویز کے لیے تینڈو پتوں کو جمع نہ کرنے کی وجہ سے حکومت کو نقصان۔مدت چونکہ اسے کسی دوسری ایجنسی کو فروخت نہیں کیا گیا تھا-حکومت اپیل کنندہ سے نقصان کی تلافی کرنے کا مطالبہ کرتی ہے-عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اپیل کنندہ ہرجانے کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے-اپیل ہونے پر، حکومت کی طرف سے اپیل کنندہ کو دی گئی پیشکش کو وقت کے اندر قبول کرنا-ایسا لگتا ہے کہ اپیل کنندہ نے اپیل کنندہ کمپنی کے نام پر کچھ مطبوعہ غلطی کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے-کمپنی اور حکومت کی طرف سے قبول کردہ پیشکش سے بازگشت کرنے کی کوشش کی ہے-معاہدہ ختم ہونے کی اجازت دینے کے نتیجے میں محادہ نافذ نہ ہونے کی وجہ سے ریاست کو نقصان پہنچا ہے۔اس کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کو اپیل کنندہ سے وصول کرنا ہوتا ہے-حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ معاہدہ-لینڈ ریونیو کوڈ، دفعہ 155-ریونیو ریکوری ایکٹ، 1890، دفعہ 3 اور (2)4 کے تحت ٹینڈو کے پتے وصول نہ کرنے سے حکومت کو ہونے والے نقصان کی مد میں اپیل کنندہ-ٹھیکیدار سے زمینی محصول کے طور پر واجبات کی وصولی کرے۔

شیوسرن لال بنام اسٹیٹ آف ایم پی اینڈ دیگر اے آئی آر (1980) ایم پی 93، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1980 کی دیوانی اپیل نمبر 675۔

1971 کے ایم پی نمبر 370 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 24.1.79 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس۔وی۔دیشپانڈے۔

ایس۔کے۔اگنیہوتری اور اشوک کے آر۔سنگھ جواب دہندگان کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل جبل پور میں ایم پی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے جو 24 جنوری 1979 کو متفرق پٹیشن نمبر 370/71 میں دی گئی تھی۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ اپیل کنندہ فرم نے 30 نومبر 1968 کے قرارداد میں مذکور شرائط وضوابط پر 31 دسمبر 1970 کو ختم ہونے والے تین سال کے لیے جنوبی ڈویژن میں چوکی کے یونٹ نمبر 14 میں تینڈو پتوں کی خریداری کے لیے حکومت کے ساتھ معاہدہ کیا تھا۔ان شرائط میں سے ایک یہ تھی کہ بٹہ ہر سال قابل تجدید ہے۔بٹہ سال کے یکم فروری سے شروع ہوتی ہے اور اگلے سال 31 جنوری کو ختم ہوتی ہے۔اس معاملے میں، اپیل کنندہ کا قرارداد 2 مارچ 1968 سے شروع ہوا اور اسے 31 جنوری 1968 کو ختم ہونا تھا۔معاہدہ کی شرائط کے مطابق، اپیل کنندہ کو 31 دسمبر سے پہلے 15 دن کے اندر تجدید کا انتخاب کرنا تھا اور جاری ہونے کی تاریخ سے 15 دن کے اندر بٹہ کی تجدید کرنی تھی اور اسے محکمہ کو قبول کرنا تھا۔تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ اپیل کنندہ نے 7 دسمبر 1968 کو تجدید کی پیشکش کی تھی۔ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے 31 جنوری 1969 کو پیشکش قبول کر لی تھی اور 7 فروری 1969 کو اپیل کنندہ کو خط بھیجا گیا تھا؛ لیکن اس نے اسے وصول کرنے سے انکار کر دیا۔9 فروری 1969 کو اپیل کنندہ نے تجدید کی پیشکش سے دستبرداری کا ٹیلیگرام بھیجا تھا۔چونکہ اپیل کنندہ نے مراسلے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا، اس لیے اسے ڈویژنل آفیسر نے 12 فروری 1969 کو بھیجا تھا اور اپیل کنندہ کو 17 فروری 1969 کو موصول ہوا تھا۔نتیجتاً، 20 مئی 1979 کو ایک خط بھیجا گیا جس میں اپیل کنندہ سے 93 روپے، 821.23 کی ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا۔تجدید دستاویز پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اپیل گزار کی وجہ سے ہونے والے نقصان اور اس مدت کے لیے ٹینڈو پتے جمع نہ کرنے کی وجہ سے بھی جب سے اسے کسی دوسری ایجنسی کو فروخت نہیں کیا گیا تھا۔اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کر کے اسے چیلنج کیا۔عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں اسی موقف کو مسترد کر دیا کہ اپیل کنندہ کی پیشکش واپس لینے سے پہلے ہی حکومت نے اپیل کنندہ کی پیشکش کو قبول کر لیا تھا اور اس

لیے وہ ہرجانے کی ادائیگی کا ذمہ دار تھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل شری ایس وی دیشپانڈے نے دو تنازعات اٹھائے۔سب سے پہلے، چونکہ اپیل کنندہ کو 31 جنوری، آخری تاریخ سے پہلے مراسلہ نہیں بھیجا گیا تھا، لہذا اپیل کنندہ پیشکش سے دستبردار ہونے کا حقدار تھا۔انہوں نے 9 فروری 1969 کو تمام متعلقہ افراد کو ٹیلیگرام جاری کر کے اسے باضابطہ طور پر واپس لے لیا تھا۔لہذا، اپیل کنندہ کو نتیجے میں ہونے والے نقصان کی ذمہ داری سے دوچار نہیں کیا جا سکتا۔ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔

معاہدے کی شق (2) درج ذیل فراہم کرتی ہے:

"یہ معاہدہ 2.3.1968 سے شروع ہوگا اور 31.12.1968 تک نافذ رہے گا جب تک کہ اس کے بعد ظاہر ہونے والی شرائط کے تحت پہلے اس کا تعین نہ کیا جائے۔

بشرطیکہ:

(1) جب تک کہ قرارداد کی شرائط کے تحت پہلے طے نہ کیا جائے، ہر سال 31 جنوری تک معاہدہ کی سالانہ تجدید حکومت کی طرف سے تحریری طور پر جاری کردہ حکم نامے کے ذریعے ہوگی۔حکومت مطمئن ہے کہ خریدار نے ہر سال درج ذیل شرائط کو پورا کیا ہے:

(a) سال کے دوران جمع کیے گئے پتوں کا معیار نوٹیفائی کردہ مقدار سے 10 فیصد یا اس سے زیادہ اور پچھلے سال کے دوران یونٹ میں جمع کی گئی مقدار سے 10 فیصد یا اس سے زیادہ ہو گیا ہو۔

(b) ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد اور قرارداد کی کوئی سنگین خلاف ورزی نہیں ہوئی۔

(c) خریدار نے تمام واجبات بشمول سزا، جرمانہ وغیرہ فوری طور پر اور معاہدہ توضیعات کے مطابق ادا کیے تھے۔

(2) ہر تجدید شدہ سال کے لیے لاگو ہونے والی فی معیاری تھیلی کی خریداری کی شرح وہ شرح ہوگی جس کا حساب پچھلے سال پر لاگو خریداری کی شرح میں 5 فیصد اضافہ کر کے اور اس میں تجدید شدہ سال کے دوران مندرجہ ذیل تمام شرائط کی شرحوں میں کل اضافہ شامل کر کے کیا جائے گا جو کہ پچھلے سال میں ایک ہی آئٹم کے لیے مقرر کردہ شرحوں کے مقابلے میں ہے۔

(i) کاشتکار کو قابل ادائیگی خریداری کی شرح،

(ii) ایجنٹ کو ادا کیا جانے والا معاوضہ،

(iii) ایجنٹ کو واجب الادا چارجز کی حوالگی۔

(3) خریدار، معاہدے پر عمل درآمد کے لیے ٹینڈر نوٹس کی شرائط کے تحت درکار تمام رسمی کارروائیوں کو مکمل کرنے کے بعد، تجدید دینے کے حکم کے جاری ہونے کی تاریخ سے 15 دن کے اندر نئے معاہدے پر عمل درآمد کرے گا، جس میں ناکام ہونے پر معاہدہ حکومت کے ذریعے ختم ہونے کا ذمہ دار ہوگا اور معاہدے میں دیے گئے خاتمے کے تمام نتائج پابند اور قابل اطلاق ہوں گے۔ یونٹ میں پتوں کی بعد میں فروخت میں حکومت کو ہونے والا کوئی نقصان پچھلے خریدار سے وصول کیا جائے گا۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کا معاہدہ تین سال کے لیے تھا جو 31 دسمبر 1970 کو ختم ہوا۔ انہوں نے 31 جنوری 1969 کو ختم ہونے والے سال 1968 میں معاہدہ طے کیا۔ پرووِیسو کی شق (1) کے تحت، جب تک کہ معاہدہ کی شرائط کے تحت پہلے طے نہ کیا جائے، حکومت کی طرف سے تحریری حکم جاری کر کے ہر سال 31 جنوری تک معاہدہ کی سالانہ تجدید ہوگی بشرطیکہ حکومت مطمئن ہو کہ خریدار نے بعد میں بیان کردہ شرائط کو پورا کیا ہو۔ یہ سچ ہے، جیسا کہ شری ایس وی دیشپانڈے نے دعوی کیا ہے کہ لفظ 'ایشو' کا مطلب نوٹس کی خدمت ہے۔ جب تک ٹھیکیدار حکومت کی طرف سے قبولیت حاصل نہیں کرتا وہ یہ جاننے کی پوزیشن میں نہیں ہوگا کہ اس کی پیشکش حکومت نے قبول کی ہے یا نہیں۔ لہذا، رسید کی تاریخ جاری کرنے کی تاریخ ہوگی۔ اس تجویز کے لیے کوئی تنازعہ نہیں ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ کیا سال کے 31 جنوری کی میعاد ختم ہونے پر، پچھلے ٹھیکیدار کو تجدید کی تاریخ پر عمل درآمد نہ کرنے کی ذمہ داری سے بری کر دیا جاتا ہے؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ اصل میں معاہدہ تین سال کے لیے تھا۔ لہذا، وہ تجدید کا حقدار ہے جب تک کہ اس کا تعین پہلے نہ کیا جائے اور تجدید کی پیشکش کو حکومت نے مسترد نہ کر دیا ہو۔ مانا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ نے مدت ختم ہونے سے پہلے تجدید کی پیشکش کی تھی اور حکومت نے بھی 31 جنوری 1969 سے پہلے اس پیشکش کو قبول کر لیا تھا۔ ظاہر ہے، اس کے رابطے میں آنے میں وقت لگے گا۔ یہ ایک مسلسل معاہدہ ہونے کی وجہ سے جو اپیل کنندہ کے پاس بصورت دیگر تین سال تک ہوتا، اس تسلسل میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے جب تک کہ حکومت کی طرف سے معاہدے کے لحاظ سے اس کی بٹہ کو ختم کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اس صورت میں معاہدہ ختم نہیں کیا گیا ہے۔ نتیجتا، حکومت کی طرف سے اپیل کنندہ کو دی گئی پیشکش کی قبولیت وقت کے اندر کی گئی، یعنی 31 جنوری 1969 کو، جو کرنا باقی رہا وہ صرف معاہدے کے لحاظ سے ایک سال کی مزید مدت کے لیے تجدید بٹہ نامہ پر عمل درآمد تھا۔ اپیل کنندہ نے 7 فروری 1969 کو قبولیت سے آگاہ ہونے کے بعد ہی اپنی پیشکش واپس لے لی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپیل کنندہ کو حکم بھیجنے میں کوئی خامی تھی لیکن جہاں تک اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ اور حکومت کو بھیجے گئے پتے کا تعلق ہے، کوئی خامی نہیں تھی۔ اپیل کنندہ کمپنی کے نام میں ٹائپنگ

کی کچھ غلطی ہوسکتی ہے۔ایسا لگتا ہے کہ اپیل گزار نے اس کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہےاور حکومت کی طرف سے قبول کردہ پیشکش سے باز آنے کی کوشش کی ہے۔معاہدے کو ختم ہونے کی اجازت دینے کے نتیجے میں معاہدے پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ریاست کو ہونے والا نقصان، اس کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کو اپیل کنندہ سے وصول کرنا ہوگا۔

فاضل وکیل شری ایس وی دیشپانڈے نے شیوسرن لال بنام اسٹیٹ آف ایم پی اینڈ دیگر اے آئی آر (1980) ایم پی 93 کے ایک اور معاملے میں اسی بنچ کے فیصلے پر انحصار کیا ہے۔اس میں، فاضل ججوں نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ چونکہ قبولیت کا پیغام آنے والے سال کے 31 جنوری کی میعاد ختم ہونے سے پہلے نہیں کیا گیا تھا، اس لیے ٹھیکیدار اس کی ادائیگی کا ذمہ دار نہیں تھا۔مواصلات کے اصول پر، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، کوئی جھگڑا نہیں ہے لیکن فاضل ججوں نے مزید پہلو پر غور نہیں کیا ہے، یعنی۔کیا معاہدہ جاری رکھنے کی صورت میں، کیا وہ ذمہ داری سے مستثنیٰ ہے؟ اس نظریے میں جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ اسی بنچ نے اپیل کے تحت فیصلے کے حوالے کے بغیر متضاد نظریہ اختیار کیا ہے۔لہذا، ذمہ داری کے بارے میں عدالت عالیہ کی طرف سے بعد میں ظاہر کیا گیا نظریہ قانون میں درست نہیں ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا کرایہ دار ٹھیکیدار کے بقایاجات کو زمینی محصول کے بقایاجات کے طور پر وصول کیا جائے گا؟ لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 155 اور ریونیو ریکوری ایکٹ 1890 کی دفعہ 3 اور (2)4 درج ذیل ہے:

.155 "جہاں تک اس باب توضیعات کے تحت ہو، درج ذیل رقوم اسی طریقے سے وصول کی جاسکتی ہیں جس طرح زمینی محصول کے بقایاجات وصول کیے جاتے ہیں:

XXXXXXXX(a)

(b) کسی بھی گرانٹ، لیز یا معاہدے کے تحت ریاستی حکومت کی واجب الادا تمام رقوم جو یہ فراہم کرتی ہیں کہ وہ اسی طرح وصولی کے قابل ہوں گی جس طرح زمینی محصول کے بقایاجات ہیں۔

ریونیو ریکوری ایکٹ کے دفعہ 3۔

.3 "جن اضلاع میں وہ واجب الادا ہو جاتے ہیں ان کے علاوہ دوسرے اضلاع میں عمل کے نفاذ کے ذریعے عوامی مطالبات کی وصولی (1) جہاں زمین کے محصولات کا بقایا، یا زمین کے محصولات کے بقایا کے طور پر وصولی کے قابل رقم کلکٹر کو کسی نادہندہ کے ذریعے ادا کی جاتی ہے یا جس کے پاس اس ضلع کے علاوہ کسی اور ضلع میں جائیداد ہے جس میں بقایا جمع ہوا ہے یا رقم قابل ادائیگی ہے، کلکٹر دوسرے ضلع کے کلکٹر کو اس

شکل میں ایک سرٹیفکیٹ بھیج سکتا ہے جو تقریباً گوشوارہ کی ہو، جس میں کہا گیا ہو:

(a) نادہندہ کا نام اور ایسی دیگر تفصیلات جو اس کی شناخت کے لیے ضروری ہوں، اور

(b) اس کی طرف سے ادا کی جانے والی رقم اور وہ کھاتہ جس پر وہ واجب الادا ہے۔

(2) سرٹیفکیٹ پر کلکٹر کے دستخط ہوں گے (یا کسی بھی افسر کے ذریعے جس کو ایسا کلکٹر تحریری حکم کے ذریعے یہ ڈیوٹی تفویض کر سکتا ہے) اور، اس ایکٹ کے ذریعہ دوسری صورت میں فراہم کردہ معاملات کے علاوہ، اس میں بیان کردہ معاملات کا حتمی ثبوت ہوگا۔

(3) دوسرے ضلع کا کلکٹر، سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد، اس میں بیان کردہ رقم کی وصولی کے لیے آگے بڑھے گا گویا کہ یہ اس کے اپنے ضلع میں جمع ہونے والے زمینی محصول کا بقایا ہے۔

دفعہ (1) 4

.4" پچھلی دفعہ (1) کے تحت وصولی کی گئی رقم کی ادائیگی کے لیے ذمہ داری سے انکار کرنے والے شخص کے لیے دستیاب مداواجب کسی شخص کے خلاف سرٹیفکیٹ میں بیان کردہ رقم کی وصولی کے لیے آخری دفعہ کے تحت کارروائی کی جاتی ہے تو وہ شخص اگر رقم یا اس کے کسی حصے کی ادائیگی کے لیے اپنی ذمہ داری سے انکار کرتا ہے اور ادائیگی کے وقت تحریری طور پر کیے گئے احتجاج کے تحت اس کی ادائیگی کرتا ہے اور اس پر اس کے یا اس کے ایجنٹ کے دستخط ہوتے ہیں، تو اس رقم یا اس طرح ادا کیے گئے حصے کی ادائیگی کے لیے مقدمہ دائر کر سکتا ہے۔

ان توضیحات کو پڑھنے سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ عمل کے نفاذ کے ذریعے عوامی مطالبات کی وصولی زمینی محصول کے بقایاجات کے طور پر وصولی کے قابل ہے، کیونکہ کسی بھی گرانٹ، بٹہ یا معاہدے کے تحت ریاستی حکومت کی وجہ سے آنے والی تمام رقوم اسی طرح وصولی کے قابل ہوں گی جس طرح زمینی محصول کے بقایاجات۔ لہذا، حکومت کو واضح طور پر یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ معاہدے کے تحت ٹنڈو کے پتے وصول نہ کرنے سے حکومت کو ہونے والے نقصان کی مد میں اپیل کنٹریکٹر سے اراضی کے محصولات کے طور پر واجبات کی وصولی کرے۔

ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ پہلے ہی بینک گارنٹی پیش کر چکا ہے۔ حکومت بینک گارنٹی کو نافذ کرنے اور اس کی وصولی کے لیے آزاد ہے۔ بینک گارنٹی کے تحت پہلے سے دی گئی رقم کی کمی کی صورت میں حکومت اس کی وصولی کے لیے آزاد ہے۔

اپیل کو مذکورہ بالا ہدایات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے لیکن، حالات میں، بغیر کسی قیمت کے۔

جی۔این۔

اپیل مسترد کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24